



IQAN- Vol: 03, Issue: 02, Jun-2021
DOI: 10.36755/iqan432.2021-PP: 57-76

OPEN ACCESS

IQAN

pISSN: 2617-3336

eISSN: 2617-3700

www.iqan.com.pk

اسلام اور کنفیو شس ازم کی اخلاقی اقدار کا تقابلی جائزہ

A Comparative Study of the Moral Values of Islam and Confucianism

*Umme Farwa,

< farvacheema@yahoo.com >

Lecturer, Department of Islamic Studies,

National University of Science & Technology, Islamabad, Pakistan.

**Dr. Aasia Rasheed,

< aarashid@numl.edu.pk >

Assistant Professor, Department of Islamic Studies,

National University of Modern languages, Lahore campus, Lahore, Pakistan.

Version of Record

Received: 20-Mar-21; Accepted: 01-Jun-21; Online/Print: 30-Jun-21

ABSTRACT

Ethics is one of the fundamental sources of a nation's strength, just as immorality is one of the main causes of a nation's decline. The most fundamental ethical values of Islam and Confucianism include humility, equality of mankind, patience and forbearance, selflessness, modesty, tolerance and forgiveness, righteousness, justice, generosity, moderation, contentment, promise-keeping, truthfulness, etc. The present research is carried out to explain and describe the difference between the moral values in Islam and Confucianism. This study is descriptive and analytical. The data has been derived from the primary sources related to both religions' perspectives. The key purpose of the teachings of Confucianism is, how to improve people's behaviors. Whereas Islam is a complete religion whose teachings and instructions are comprehensive, which are factual including all affairs by following which man can be thriving in this world and the hereafter. It is concluded that the ethical teachings of Confucianism are similar to Islam, but there is a fundamental difference between Islam and Confucianism. The moral teachings in Confucianism are the result of human thoughts and notions. Whereas, all the teachings and rules in Islam depend on divine revelation reflect a connection between faith and action.

Keywords: Islam, Confucianism, Ethical, Moral Values, Equality.



تعارف:

نبی اکرم ﷺ کا لایا ہوا دین ہی ہے جو پیدائش سے موت تک زندگی کے تمام مراحل اور گوشوں کے حوالے سے نہایت جامع اور تفصیلی ہدایات رکھتا ہے۔ جبکہ کنفیوشس ازم میں ایسا نہیں ہے بلکہ یہ مذہب صرف محدود تعلیمات کا مجموعہ ہے۔ کنفیوشس ازم میں آداب سے ہی انسانی اخلاق کی تکمیل ممکن ہے کیونکہ آداب سے ہی انسان اور حیوان میں فرق ممکن ہے اسی لیے قدیم علماء چین نے لوگوں کی تربیت میں اخلاق کو ضروری قرار دیا۔ کنفیوشس ازم میں فرد کا اخلاق اسلام جیسا ہے لیکن فرق ہدف اور نیت کا ہے کنفیوشس اخلاق کو دنیوی زندگی کے مطابق درست کرنے کا کہتا ہے جبکہ اسلام کا ہدف دنیا اور آخرت دونوں ہیں۔

افراط و تفریط:

کنفیوشس ازم افراط و تفریط کا شکار ہے جیسا کہ باپ اور بیٹے کے رشتے میں، بیٹے کا باپ کی وفات کے بعد اندھا دھند اطاعت کرنا، وفات کے بعد سوگ کا عمل اور شوہر کی وفات کے بعد دوسری شادی کا تصور اور میراث میں، بڑے بھائی کا زیادہ حصہ شامل ہے۔ اس کے علاوہ اولاد کے حقوق، والدین کے حقوق، یتیموں بیواؤں کے حقوق متعین نہیں ہے۔ کنفیوشس کے مطابق صرف پانچ رشتے جو اہم ہیں اور انسان باقی معاملات میں مکلف نہیں ہے۔ جبکہ دین اسلام میں ہر ایک کے حقوق و فرائض متعین ہیں اور تمام احکام و امور افراط و تفریط سے مبرا ہیں۔ دین اسلام کی تعلیمات تمام تر اعتدال و میانہ روی پر مبنی ہیں، چاہے ان کا تعلق قول و عمل سے ہو یا اخلاق و معاملات یا دوسرے امور سے۔ یہ عظیم و نمایاں خصوصیت اسی کا حصہ ہے، جس سے دنیا کے تمام ادیان و مذاہب عاری ہیں اور یہ ان بیش بہا خصوصیات و اوصاف میں سے ایک ہے جن کی وجہ سے دین اسلام کو دنیا و آخرت میں کامیابی کا واحد ذریعہ ہونے کا امتیاز حاصل ہے۔ اسلام میں کسی بھی معاملے میں سختی نہیں ہے۔ جیسا کہ اللہ قرآن میں فرماتے ہیں:

”لَا يَكُفُّ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَّا أَرَادَ“¹

”کسی شخص کو اللہ تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی ہی جتنی طاقت اسے دے رکھی ہے“

اسلام ہر انسان کی بنیادی ضروریات یعنی دین، جان، نسل، مال اور عقل کی حفاظت کو ضروری قرار دیتا ہے اسلام نے بھی واضح طور پر ہر معاملے میں اعتدال کی راہ اختیار کرنے کا درس دیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

”وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا“²

اس طرح ہم نے آپ کو امت وسط بنایا۔

وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا³

اور جو خرچ کرتے ہیں تو نہ اسراف کرتے ہیں اور نہ بخل بلکہ ان کا خرچ ان دونوں انتہاؤں کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے

فرد کی تربیت کا طریقہ کار:

کنفیوشس ازم اور اسلام معاشرے میں فرد کی تربیت کی بات تو کرتے ہیں لیکن دونوں کا طریقہ کار مختلف ہے۔ دونوں مذاہب میں انسانی کردار کی مضبوطی پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اگرچہ کنفیوشس ازم میں شخصیت کے نکھار کے طریقے مختلف ہیں:

”آسمان کے فرامین کے مطابق لوگ زندگی بسر کریں اور ”لی“ کی پیروی کر کے اپنے اخلاق و کردار کو نکھار سکتے ہیں۔ رسم و رواج کو اس قدر مانا جائے کہ وہ انسانی زندگی کا لازمی جزو بن جائیں“⁴

جبکہ اسلام اپنے ماننے والوں کو کہتا ہے کہ پانچ وقت نماز ادا کرو، رمضان کے مہینے میں روزے رکھو، زکوٰۃ دو اور حج کے لیے جاؤ۔ قرآن اور حدیث انسانی نیت کو اعلیٰ و ارفع بنا سکتے ہیں۔ اگر کوئی شخص تمام عقائدِ اسلامیہ کو خلوص نیت سے ادا کرتا ہے تو ایسا شخص اپنے کردار کو مضبوط بنا کر شیطانی ہتھکنڈوں سے بچ سکتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

بَلِّغِ مَنْ اسْلَمَ وَجْهَهُ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ اَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ⁵

سنو جو بھی اپنے آپ کو خلوص کے ساتھ اللہ کے سامنے بھکا دے۔ بیشک اسے اس کا رب پورا بدلہ دے گا، اس پر نہ تو کوئی خوف ہوگا، نہ وہ غمگین ہوں گے

معافی کا تصور:

کنفیوشس ازم میں خدا کا تصور واضح نہ ہونے کی بناء پر توبہ اور معافی کا کوئی باقاعدہ نظام نہیں ہے۔ جبکہ اسلام اپنے ماننے والوں کو کہتا ہے کہ اللہ کے احکامات کو مانو اور غلطی ہو جائے تو توبہ کا درہر وقت کھلا ہے۔ اسلام معاشرے کو برائیوں سے بالکل پاک اور صاف ستھرا کرنا چاہتا ہے اس لیے گناہ کے ارتکاب کے بعد شرمندگی کے ساتھ ساتھ توبہ نصوحہ کا مطالبہ کرتا ہے تاکہ معاشرتی فساد کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا جاسکے۔ توبہ نصوحہ سے مراد وہ توبہ ہے جس کے بعد دوبارہ گناہ نہ کرنے کا عزم مصمم کیا جائے۔ اسی ضمن میں ارشادِ ربانی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا⁶

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ نصوحہ کے ذریعے توبہ رجوع کرو۔

اولاد کے مابین مساوات:

کنفیوشس ازم میں بیٹے کو بیٹی پر فوقیت دی گئی ہے اور بیٹے کو ہی نسل بڑھانے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے:

The guiding principle of gender relations in Confucianism is “male as superior and women as subordinate” nan zun nv bei. Sons are more valued than daughters, and only production of male progeny is viewed as the continuity of family line.⁷

کنفیوشس ازم میں نسل کے بارے میں بنیادی اصول یہ ہے کہ مرد اعلیٰ ہے اور خاتون اس کی ماتحت ہے۔ بیٹے بیٹیوں سے زیادہ قیمتی ہیں اور نسل بڑھانے کا واحد ذریعہ ہیں

جبکہ اسلام میں بیٹا اور بیٹی کو مساوی حقوق تفویض کیے گئے ہیں۔ اسلام میں بیٹی کی اہمیت کا اندازہ ہم حضور نبی ﷺ کے اس فعل سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ نے بیٹیوں کو کتنا بلند مقام دیا ہے۔ بد قسمتی ہمارے ہاں بیٹی کے پیدا ہوتے ہی والدین اپنے اوپر بوجھ محسوس کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اولاد اللہ تبارک و تعالیٰ کا انعام ہے، آسمانوں کی اور زمین کی سلطنت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے جسے چاہے بیٹے دیتا ہے۔⁸

کنفیو شس ازم اور اسلام کے اخلاقی متفرقات

بچیوں سے نفرت اور بیزاری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے اور دونوں کی تربیت پر مساوی توجہ دینی چاہیے۔ کیونکہ بیٹا اللہ کی نعمت اور بیٹی اللہ کی رحمت ہے:

إِذْ قَالُوا لَيُؤْسَفُنَّ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِمَّا نَحْنُ غَضَبَةٌ إِنَّ أَبَانَا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ⁹

جب کہنے لگے البتہ یوسف اور اس کا بھائی زیادہ پیارا ہے ہمارے باپ کو ہم سے اور ہم ان سے قوت والے لوگ ہیں، البتہ ہمارا باپ صریح خطا پر ہے

یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا لفظ ضلال مبین کہنے کا معنی یہ ہے کہ ان حقائق کے باوجود ہمارا باپ انھیں دونوں کی محبت میں ڈوبا ہوا ہے۔ حضرت نعمان ابن بشیرؓ سے روایت ہے کہ ایک دن ان کے والد حضرت بشیرؓ انہیں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں لائے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام ہدیہ کیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا آپ نے اپنے سب بیٹوں کو اسی طرح ایک ایک غلام دیا ہے؟ انہوں نے کہا: ”نہیں“، آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر نعمان سے بھی اس غلام کو واپس لے لو۔¹⁰

سوگ اور ماتم:

کنفیو شس ازم میں اگر کسی کے والدین وفات پا جائیں تو تین سال تک سوگ منانا چاہیے اور والدین کی موت کے بعد سوگ کی رسومات کے بارے کنفیو شس کہتا ہے کہ:

”جب ایک اطاعت شعار بیٹا والدین کے لیے سوگ مناتا ہے تو وہ ماتم کرتا ہے لیکن زیادہ دیر تک سسکیاں نہیں بھرتا، اس رسم کے دوران وہ اپنی ظاہری حالت پر توجہ نہیں دیتا وہ بناوٹی باتیں نہیں کرتا، وہ عمدہ کپڑے پہننا گوارہ نہیں کرتا، جب وہ موسیقی سنتا ہے تو وہ کوئی دلکشی محسوس نہیں کرتا جب وہ کوئی اچھی غذا کھاتا ہے تو اس کے ذائقے کی طرف دھیان نہیں دیتا۔ اس طرح کی دکھ اور غم کی کیفیت ہوتی ہے“¹¹

اس کے علاوہ کنفیو شس ازم میں اگر کوئی دنیا سے رخصت ہو جائے تو اس وقت مرد و عورت گریہ وزاری کرتے ہیں:

The women beat their breasts, and the men stamp with their feet, wailing and weeping, while they sorrowfully escort the COFFIN to the grave.¹²

عورتیں اپنے سینوں کو پیٹتی ہیں، اور مرد اپنے پیروں پر مہر لگاتے ہیں، چیخ و پکار کر روتے ہیں، جبکہ وہ غم کے ساتھ تابوت کو قبر کے پاس لے جاتے ہیں۔

جبکہ اسلامی تعلیمات کے مطابق سوگ کی مدت تو صرف تین دن ہے صرف بیوہ اپنے شوہر کی موت پر چار مہینے اور دس دن سوگ منائے اور عدت کے دوران وہ زیب و زینت سے اجتناب کرے:

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَتَّبْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ¹³

اور جو لوگ مرد جاویں تم میں سے اور چھوڑ جاویں اپنی عورتیں تو چاہیے کہ وہ عورتیں انتظار میں رکھیں اپنے آپ کو چار مہینے اور دس دن، پھر جب پورا کر چکیں اپنی عدت کو تم پر کچھ گناہ نہیں اس بات میں کہ کریں وہ اپنے حق میں فائدے کے موافق اور اللہ کو تمہارے تمام کاموں کی خبر ہے

اس کے علاوہ اسلام میں کوئی ایسے اصول و ضوابط نہیں کہ ان کی وجہ سے انسانی زندگی میں مشکلات پیدا ہوں۔ اسلام میں والدین کے لیے دعا ہر لمحہ اور ہر لحظہ دعا کی جانی چاہیے۔

باپ کی اہمیت میں زیادتی:

کنفیو شس ازم میں باپ کو ماں کی نسبت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ جیسا کہ فرزندانہ سعادت والد کی اطاعت سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے۔ اسلام میں والد کا درجہ بھی بہت زیادہ ہے کیونکہ ایک باپ جو صبح سے شام تک اولاد کی پرورش ان کی تربیت کے سلسلہ میں بے چین رہتا ہے وہ اس خیال میں محو رہتا ہے کہ اخراجات کی تکمیل کیسے ہو؟ اس کا مقام بیان کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رَضَا الرَّبُّ فِي رَضَا الْوَالِدِ، وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ¹⁴

رب کی رضا والد کی رضا میں ہے اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔

اسلام میں والد کے ساتھ ماں کو ایک خاص عزت و احترام دیا گیا ہے۔ کیونکہ ماں کو بچے کی پرورش میں بہت سی تکالیف و مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ تاہم اسلام میں والد کا مقام بھی کوئی کم نہیں ہے، اگر ماں کو جنت قرار دیا گیا ہے تو باپ کو دروازہ قرار دیا گیا ہے:

”مَنْ أَحَقَّ النَّاسُ بِحَسَنِ صَحَابَتِي قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أَبُوكَ“¹⁵ وَفِي حَدِيثٍ فَتَبَيَّنَ مَنْ أَحَقُّ بِحَسَنِ صَحَابَتِي وَلَمْ يَذْكُرِ النَّاسُ¹⁵

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! سب سے کس کا زیادہ حق ہے مجھ پر سلوک کرنے کے لیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیری ماں کا۔“ وہ بولا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تیری ماں کا۔“ وہ بولا: پھر کون؟ فرمایا: ”تیرے باپ کا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

حُبَّ إِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمْ التَّسَاءُّ وَالطَّيِّبُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ¹⁶

”دنیا کی چیزوں میں سے عورتیں اور خوشبو میرے لیے محبوب بنادی گئی ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے“

لڑکی کو خاوند کے چناؤ کا حق:

کنفیو شس ازم میں مرد و عورت کو اپنی پسند سے شادی کا حق نہیں دیتا۔ نہ ہی شادی سے پہلے کوئی ایک دوسرے کو دیکھ سکتا ہے:

Male and female, without the intervention of the matchmaker, do not know each other's name. Unless the marriage presents have been received, there should be no communication nor affection between them.¹⁷

مرد و عورت رشتہ کروانے والی کے مداخلت کے بغیر ایک دوسرے کا نام نہیں جان سکتے۔ جب تک شادی کے تحائف وصول نہ ہو جائیں وہ ایک دوسرے کے بارے میں جان نہیں سکتے۔

جبکہ اسلام نے عورت کو یہ حق دیا ہے۔ اسلام نے نکاح میں مرد و عورت کو پسند اور ناپسند کا اختیار دیا ہے اور بالغہ عورت سے بغیر اس کی اجازت کے نکاح کرنے سے منع کیا ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبُكَرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ إِذْهَاقَالَ أَنْ تَسْتَكْتِ¹⁸

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یتیمہ عورت کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے اور نہ باکرہ کا بغیر اس کی اجازت کے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! باکرہ کی اجازت کس طرح معلوم ہو سکتی ہے؟ فرمایا کہ اس کا خاموش رہنا ہی اس کی اجازت ہے

ایک دفعہ حضور اکرم ﷺ کے دور مبارک میں ایک عورت کا نکاح اس کی مرضی کے بغیر ہوا، اس نے آپ ﷺ سے عرض کیا تو آپ نے اس کا نکاح فسخ کر دیا۔ حضرت خنساء بنت خزام انصاریہ کہتی ہیں:

أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَدَ نِكَاحَهَا¹⁹

کہ میرے والد نے ایک جگہ میرا نکاح کر دیا اور میں یتیمہ تھی اور مجھے وہ نکاح منظور نہ تھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا، آپ ﷺ نے میرا نکاح فسخ کر دیا

یہ روایات اس بارے میں خوب واضح ہیں کہ عورت کی پسند کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کا نکاح کیا جائے۔ شریعت نے جہاں نکاح میں عورت کی پسند اور ناپسند کو ملحوظ رکھا ہے وہاں ساتھ یہ راستہ بھی بتا دیا کہ تمام معاملات اولیاء کے ہاتھوں سرانجام ہوں، اسلام نے جہاں اس بات کی اجازت دی کہ ایک مسلمان خاتون کا نکاح بلا تمیز رنگ و نسل، عقل و شکل اور مال و وجاہت ہر مسلمان کے ساتھ جائز ہے وہاں اس نے انسانی فطرت کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ پابندی بھی عائد کی ہے کہ اس عقد سے متاثر ہونے والے اہم ترین افراد کی رضامندی کے بغیر بے جوڑ نکاح نہ کیا جائے تاکہ اس عقد کے نتیجے میں تلخیوں، لڑائی جھگڑوں کا طوفان برپا نہ ہو جائے۔

عورت کی عزت و احترام:

کنفیو شس کی تعلیمات میں عورت کی کوئی عزت نہیں ہے جیسا کہ وہ کہتا ہے:

”عورتوں اور نچلے درجے کے لوگوں سے معاملہ کرنا بہت مشکل ہوتا ہے“²⁰

اس جملے سے بات واضح ہوتی ہے کہ ایک تو عورت کو کم تر طبقے سے ملا دیا گیا ہے اور دوسرا یہ کہ عورت معاملات کو نہیں سمجھ سکتی۔

کنفیو شس ازم میں عورت کا کردار تین طرح سے ہے:

- وہ خاوند کے لیے جنسی تسکین کا ایک ذریعہ تھی۔
- وہ خاوند کے خاندان کا نام آگے بڑھانے کا ایک ذریعہ تھی۔
- اور پورے خاندان کے لیے ایک ملازمہ تھی۔

قدیم چین میں عورت کی زندگی تین مراحل پر منقسم تھی۔ لڑکی کے طور پر، بیوی کے طور پر اور ماں کے طور پر لڑکے کی پیدائش کو بڑی خوشی اور لڑکی کی پیدائش کو چھوٹی خوشی کہا جاتا ہے۔ کنفیو شس ازم نے عورتوں کے طرز عمل کے بارے میں تین اطاعتوں اور چار اوصاف کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس تصور کے مطابق ایک کنواری لڑکی کو اپنے باپ کی فرمانبرداری کرنی چاہیے، شادی شدہ عورت کو اپنے شوہر کی اطاعت کرنی چاہیے اور بیوہ کو اپنے سب سے بڑے بیٹے کی اطاعت کرنی چاہیے۔ اس کے علاوہ اس کے چار بنیادی اوصاف میں اخلاقیات، بولنے کا ہنر، لہجے میں انکساری اور مستقل مزاجی شامل ہے۔²¹

اسلام میں عورت چونکہ تمدن انسانی کا مرکز و محور اور باغ انسانیت کی زینت ہے اس لیے اسلام نے عورت کو باوقار طریقے سے وہ تمام معاشرتی حقوق عطا کیے جس کی وہ مستحق تھی۔ اس کو گھر کی ملکہ قرار دیا گیا۔ ذاتی مال و ملکیت رکھنے کا حق عطا کیا۔ شوہر سے ناچاقی کی صورت میں خلع کا حق دیا، نکاح ثانی کی اجازت دی، وراثت میں حصہ دلایا اور اس کو معاشرے کی قابل احترام ہستی قرار دیا۔ قرآن کریم میں اللہ نے فرمایا:

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ²²

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری بیویاں پیدا کیں، تاکہ تم ان کی طرف جا کر آرام پاؤ اور اس نے تمہارے درمیان دوستی اور مہربانی رکھ دی، بے شک اس میں ان لوگوں کے لیے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں جو غور کرتے ہیں

آپ نے عورتوں کے ساتھ حسن سلوک پر اس قدر ابھارہ کہ اس کو ایمان جیسی اعلیٰ شے کا جزو قرار دیا۔ حدیث پاک میں ارشاد ہے:

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ²³

تم میں سے سب سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے حق میں بہتر ہو

الدنيا متاع وخير متاع الدنيا: المرأة الصالحة²⁴

دنیا کل کی کل برتنے کی چیز ہے اور اس دنیا کی بہترین متاع نیک عورت بیوی ہے

باپ بیٹے کا رشتہ:

باپ کے دل میں بیٹے کی محبت فطری ہے۔ اگر والدین میں سے کوئی غلطی کر دے تو بیٹے کو چاہیے کہ وہ والدین کو آرام اور لیاقت سے سمجھائے اور والدین کے ساتھ اور زیادہ حسن سلوک کرے کہ وہ خوش ہو جائے۔ اور اگر باپ سے غلطی سرگزد ہو تو بیٹے کو چاہیے کہ باپ کی غلطی پر وہ ڈالے۔ اسلام میں سب بلا تفریق تمام رشتوں کے ساتھ ایک جیسا سلوک کرنے کا کہا گیا ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ إِنَّ يَكُنْ

غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أُولَىٰ بِمَا فَعَلَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَنْ تَعْدِلُوا وَإِنْ تَلَوْا أَوْ نَعَضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ

خَبِيرًا“²⁵

اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو، ہو جاؤ تم قائم کرنے والے انصاف کو حق کے گواہ بن کر اللہ کی رضا کے لیے، اگرچہ وہ تمہاری اپنی ذات ہی کے خلاف کیوں نہ ہو، یا اس کی زد تمہارے اپنے ماں باپ یا رشتہ داروں ہی پر کیوں نہ پڑتی ہو، اگر وہ شخص مالدار ہے یا غریب تو تم اس کی پرواہ نہ کرو کہ اللہ بہر حال ان دونوں کا زیادہ خیر خواہ ہے پس تم انصاف کرنے میں خواہش کی پیروی میں نہ پڑ جانا، اور اگر تم نے کج بیانی سے کام لیا یا پہلو تہی کی، تو اس کا نقصان تمہیں بہر حال بھگتنا ہو گا کہ بیشک اللہ پوری خبر رکھتا ہے ان سب کاموں کی جو تم لوگ کرتے ہو

تعدد ازواج:

کنفیو شس ازم میں ایک مرد جتنی چاہے شادیاں کر سکتا ہے۔ جیسا کہ امراء سات، صاحب حکومت تین اور عام لوگ ایک شادی کر سکتے ہیں۔ جبکہ اسلام میں مرد کی فطرت اور ضرورت کے تحت ایک سے زیادہ بیویوں کی اجازت دی ہے وہاں ایک شرط بھی لگائی ہے کہ ایک مرد ایک وقت چار سے زائد شادیاں نہیں کر سکتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبْعَ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً²⁶

کہ جو عورتیں تمہیں پسند آئیں ان میں سے دودو، تین تین، چار چار سے نکاح کر لو لیکن اگر تمہیں خطرہ ہو کہ انصاف نہ کر سکو گے تو پھر ایک ہی نکاح کرو

یعنی اگر دو شادیاں کر سکتے ہو تو کرو، تین شادیاں کر سکتے ہو تو کرو، حد یہ ہے کہ چار تک شادیاں کر سکتے ہو لیکن عدل اس کی شرط ہے۔ عدل کا معنی ہے تمام معاملات میں برابری کرنا، مریوی کو اس کا پورا حق ادا کرنا اور کسی کو ترجیح نہ دینا:

وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمِيلِ فَتَنُذَرُوهُنَّ كَالْمُعْلَقَةِ وَإِنْ تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا²⁷

بیویوں کے درمیان پورا پورا عدل کرنا تمہارے بس میں نہیں ہے تم چاہو بھی تو اس پر قادر نہیں ہو سکتے لہذا قانون الہی کا منشا پورا کرنے کے لیے یہ کافی ہے کہ ایک بیوی کی طرف اس طرح نہ جھک جاؤ کہ دوسری کو ادھر لٹکتا چھوڑ دو اگر تم اپنا طرز عمل درست رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو تو اللہ چشم پوشی کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

خاتون کی دوسری شادی

کنفیو شس ازم کے مطابق بیوہ خاتون کی عزت طلاق یافتہ سے زیادہ ہوتی ہے، بیوہ عورت دوبارہ شادی تو کر سکتی ہے لیکن اس کی شادی کو پہلے جیسا مقام و مرتبہ نہیں ملتا۔ وہ خاتون جو خاوند کی وفات کے بعد اپنی زندگی کو ختم کر لے اس کو، اس کے خاوند کے گھر میں، اس کے خاندان اور سارے معاشرے میں بہت قدر سے دیکھا جاتا ہے۔ تاریخ میں بھی ایسی خواتین کو پاکیزہ اور نیک کہا گیا ہے اس رسم کو منگ سلطنت 1368-1643 تک سرکاری حیثیت حاصل تھی۔ اگر منگی والی لڑکی کا منگیترو وفات پا جاتا تو اس کو بیوہ تصور کیا جاتا تھا۔ دوبارہ شادی کی صورت میں عورت کو اس کے سابق خاوند کی برابری سے حصہ نہیں ملتا۔ صرف اس کو عزت اس صورت میں مل سکتی ہے کہ وہ سابق خاوند کے گھر میں عزت سے زندگی گزارے شادی نہ کرے، خاندانی وقار کو زیادہ عزت دی جاتی ہے نہ کہ بیوہ عورت کو۔²⁸

Once mated with her husband, all her life she will not change her

*feeling of duty to him and hence, when the husband dies she will not marry.*²⁹

ایک بار اپنے شوہر کے ساتھ ہم آہنگی کرنے کے بعد، ساری زندگی وہ تبدیل نہیں ہوگی اس کا اس کے ساتھ ڈیوٹی کا احساس اور اسی وجہ سے، جب شوہر مر جائے گا تو وہ شادی نہیں کرے گی۔

کنفیو شس ازم میں اگر خاتون دوسری شادی کر لے تو اس کو اچھا نہیں جانا جاتا۔ جبکہ اسلام میں عورت کو دوسری شادی کرنے کی مشروط طور پر یعنی عدت گزارنے کے بعد نہ صرف اجازت دی گئی ہے بلکہ بیوہ عورت کی برابری کا رشتہ ملتے ہی اس کا نکاح کرنے کا حکم دیا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام میں دوسری شادی ممنوع نہیں۔ اسلام میں دوسری شادی کی تلقین اصلاً یتیموں اور بیواؤں کی مدد کے لیے کی گئی ہے۔

کنفیو شس ازم میں شادی کا تصور:

کنفیو شس ازم اور اسلام میں شادی والدین یا رشتہ کروانے والے کرواتے ہیں۔ لیکن دونوں کے طریقہ کار اور مقصد میں فرق ہے کنفیو شس ازم میں شادی کے معاملے میں عورت کا کردار اتنا زیادہ نہیں ہے۔

”منگنی کے بعد بھی لڑکی اپنے منگیتر کو نہیں دیکھ سکتی تھی۔ جب لڑکی کی شادی ہو جاتی تھی تو اس کے نہ صرف خاوند بلکہ اس کے تمام گھروالوں کی خدمت کرنا ہوتی تھی۔ خاص کر ساس کی طرف خصوصی توجہ کرنا ہوتی تھی کیونکہ اس کا خاندان میں مضبوط کردار ہوتا تھا۔ چینی معاشرے میں بہو کو خوش مزاج ہونا چاہیے۔ اس کے علاوہ عورت کو شادی کے ایک سال کے اندر بچہ پیدا کرنا ضروری ہوتا تھا اگر عورت بچہ نہ پیدا کر سکے تو اس سے برا سلوک کیا جاتا تھا اور اس کو خاندان کا نام نہ بڑھانے کا طعنہ دیا جاتا اس کے بعد اس کو میکے بھیج دیا جاتا اور اس کے ساتھ برا سلوک ہوتا۔ پھر خاوند دوسری شادی کر لیتا اور دوسری بیوی کا انتخاب بھی خود پہلی بیوی کرتی“³⁰

جبکہ اسلام میں عورت کو مرضی سے شادی کا حق بھی حاصل ہے اور اس کے علاوہ تعلیم و تربیت بھی انسان کا حق ہے۔ دوسری شادی بھی اگر مرد کرنا چاہے تو پہلی بیوی کی مشاورت سے کر سکتا ہے اور اس کے علاوہ اسلام نے شادیوں کی تعداد متعین کر دی۔ اگر اسلام نے مرد کو توام بنایا تو ساتھ میں عورت کو گھر کی ملکہ بھی بنایا۔ ارشاد الہی ہے:

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاصْرَبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا كَبِيرًا³¹

مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کئے ہیں، پس نیک فرمانبردار عورتیں خاوند کی عدم موجودگی میں بحفاظت الہی نگہداشت رکھنے والیاں ہیں اور جن عورتوں کی نافرمانی اور بددماغی کا تمہیں خوف ہو انہیں نصیحت کرو اور انہیں الگ بستر پر چھوڑ دو اور انہیں مار کی سزا دو پھر اگر وہ تالعداری کریں تو ان پر کوئی راستہ تلاش نہ کرو، بے شک اللہ تعالیٰ بڑی بلندی اور بڑائی والا ہے۔

وراثت میں برابری نہ ہونا:

کنفیو شس ازم میں بڑے بھائی کو باپ کی جائیداد میں سے زیادہ حصہ دیا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ عورت کو وراثت میں کوئی حصہ تھا۔³² اسلام نے سب کو وراثت میں حصہ دار بنایا ہے اس میں رشتوں میں کوئی تفریق نہیں ہے۔ سورۃ النساء میں ہے۔

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ الْإُنثَىٰ فَإِنَّ كُتُبَ نِسَاءٍ فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِلثُلُثِ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِلْأُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ ذَيْنِ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيضَةٌ مِّنَ اللَّهِ إِنْ اللَّهُ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا³³

خدا تمہاری اولاد کے بارے میں تم کو ارشاد فرماتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصے کے برابر ہے اور اگر اولاد میت صرف لڑکیاں ہی ہوں یعنی دو یا دو سے زیادہ تو کل ترکے میں انکا دو تہائی اور اگر صرف ایک لڑکی ہو تو اس کا حصہ نصف۔ اور میت کے ماں باپ کا یعنی دونوں میں سے ہر ایک کا ترکے میں چھٹا حصہ بشرطیکہ میت کے اولاد ہو اور اگر اولاد نہ ہو اور صرف ماں باپ ہی اس کے وارث ہوں تو ایک تہائی ماں کا حصہ اور اگر میت کے بھائی بھی ہوں تو ماں کا چھٹا حصہ۔ اور یہ تقسیم ترکہ میت کی وصیت کی تعمیل کے بعد جو اس نے کی ہو۔ یا قرض کے ادا ہونے کے بعد جو اس کے ذمے ہو عمل میں آئے گی تم کو معلوم نہیں کہ تمہارے باپ دادوں اور بیٹوں، پوتوں میں سے فائدے کے لحاظ سے کون تم سے زیادہ قریب ہے۔ یہ حصے خدا کے مقرر کیے ہوئے ہیں اور خدا سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

بہو کا کام:

کنفیو شس ازم میں بہو کا اہم ترین فرض ہے کہ وہ اپنے خاوند کی دلچ بھال اور سسرال والوں کی خدمت کرے۔ جبکہ اسلام میں عورت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے خاوند کی تابعداری کرے اور اس کی عدم موجودگی میں اس کے مال کی حفاظت کرے۔ اسلام میں عورت کو حتی الامکان خاوند کی اطاعت کرنی چاہیے اور اسلام میں عورت کی ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ خاوند کے گھر والوں کی خدمت کرے۔ قرآن مجید میں ہے:

وَهُنَّ مِثْلُ الذَّيِّ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ³⁴

عورتوں کا بھی حق ہے جیسا کہ مردوں کا ان پر حق ہے۔

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ³⁵

اور ان کے ساتھ بھلے طریقے سے زندگی بسر کرو۔

اس میں ہر وہ ربتاؤ شامل ہے جو ایک عورت کے لیے ذہنی سکون کا باعث ہے۔ اسلام میں عورت کو شوہر کی مکمل فرمانبرداری کا حکم دیا گیا ہے، اگر شوہر بیوی کو کسی بات سے منع کر دے تو بیوی پر اس کی بات کا ماننا لازم ہے، حدیث میں تو یہاں تک ہے:

لَوْ كُنْتُ أَمْرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا³⁶

اگر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو سجدہ روا ہوتا، تو عورت کو حکم ہوتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے

ہاں خلافِ شرع امور میں شوہر کی اطاعت ضروری نہیں ہے؛ بلکہ شوہر اگر بیوی کو کسی معصیت کا حکم کرے، تو بیوی کے لیے اس کی بات ماننا جائز نہیں ہے۔

شوہر کی وفاداری:

کنفیو شس ازم میں بیوی کے بارے میں تو کہا گیا ہے کہ وہ ہر حال میں خاوند کی اطاعت گزار رہے لیکن خاوند کے حقوق و فرائض کا تذکرہ نہیں کیا گیا۔ منس کہتا ہے:

*At the marriage of a young woman, her mother admonishes her, accompanying her to the door on her leaving, and cautioning her with these words, you are going to your home. You must be respectful; you must be careful. Do not disobey your husband?*³⁷

ایک لڑکی شادی کے وقت جب اس کی ماں اس کو گھر کے دروازے تک چھوڑتی ہے تو وہ اس کو نصیحت کرتی ہے کہ تم اپنے گھر جا رہی ہو۔ آپ کو احترام کرنا چاہئے۔ تمہیں محتاط رہنا چاہیئے۔ اپنے شوہر کی نافرمانی نہ کریں جبکہ اسلام میں اگر خاوند بیوی کو عزت نہیں دیتا تو گھر کا نظام مستحکم نہیں ہو سکتا۔ دونوں کی گھر میں دل چسپی ضروری ہے:

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ³⁸

وہ پوشاک ہیں تمہاری اور تم پوشاک ہو ان کی

تصورِ طلاق:

کنفیو شس ازم اور اسلام میں طلاق کا تصور موجود ہے۔ کنفیو شس ازم میں مندرجہ ذیل وجوہات کی بناء پر خاوند اپنی بیوی کو طلاق دے سکتا ہے۔ جیسا کہ پیدائش ہونے کی بناء پر، والدین اس سسر کی نافرمانی، بے ہودہ گفتگو کرنے والی، چوری، حسد اور بغض رکھنے والی، ناقابل علاج بیماری وغیرہ شامل ہیں۔³⁹

دین اسلام اس کے برعکس ہر ممکنہ صورت میں ازدواجی زندگی کے نبھانے کی تلقین کرتا ہے لیکن انتہائی ناگزیر حالات پیدا ہو جانے کی صورت میں بگاڑ کے خاتمے کے لیے طلاق کی اجازت دیتا ہے۔ ایسی صورت کے پیدا ہونے پر اسلام اجازت دیتا ہے کہ رشتہ ختم کر کے سکون و اطمینان کی زندگی اختیار کر لی جائے اور نئے سرے سے دونوں افراد اپنی زندگی بسالیں۔ اس کے لیے اسلام نے شوہر کو طلاق کا حق عطا کیا ہے، لیکن اسے حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ شے شمار کیا ہے۔⁴⁰

اسلام میں اگرچہ طلاق ایک جائز عمل ہے لیکن *الطلاق* بغض الحلال إلی اللہ تعالیٰ تمام حلال افعال میں سے ناپسندیدہ ترین فعل ہے۔⁴¹ یہ اس صورت میں ہے جب نبھانے کی صورت باقی نہ رہے۔ پھر اس کا جو طریقہ بتایا ہے اس میں اس کی گنجائش پیدا کی ہے کہ انسان اگر اس اقدام پر مجبور ہو تو اقدام کرنے کے بعد اور قطعی فیصلہ سے قبل دونوں کو اس ازدواجی زندگی کی قدر کا احساس ہو سکے۔⁴² اسلام میں طلاق اور خانگی زندگی کے بارے میں باقاعدہ اور مفصل قوانین موجود ہیں۔ اسلام کے مطابق عورت کے ساتھ اچھے طریقے سے زندگی گزاری جائے۔ اگر خرابیاں ہوں پھر بھی رشتہ کو نبھانے کی کوشش کی جائے:

کنفیو شس ازم اور اسلام کے اخلاقی متفرقات

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرِهًا وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْنَهُنَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبَيَّنَةٍ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا
کثیر⁴³

ایمان والو! تمہیں حلال نہیں کہ زبردستی عورتوں کو ورثے میں لے بیٹھو انہیں اس لیے روک نہ رکھو کہ جو تم نے انہیں دے رکھا ہے، اس میں سے کچھ لے لو ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ کوئی کھلی برائی اور بے حیائی کریں ان کے ساتھ اچھے طریقے سے بود و باش رکھو، گو تم انہیں ناپسند کرو لیکن بہت ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو برا جانو، اور اللہ تعالیٰ اس میں بہت ہی بھلائی کر دے

دنیاوی زندگی پر زور:

کنفیو شس ازم میں صرف دنیا کی زندگی پر زور دے کر اس کو بہتر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جہاں تک کنفیو شس کے تصور جزا و سزا کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں مبہم اشارات ملتے ہیں۔ کنفیو شس نے ایک موقع پر کہا کہ اچھے بادشاہ اور نیکو کار عہدیدار، جنہوں نے اپنی زندگی میں نمایاں کام کیے ہوں گے، مرنے کے بعد انہیں آسمان پر خدا کی قربت نصیب ہوگی اور ان کو اپنے ان مشاغل کو دیکھنے کا اختیار ہوگا جو دنیا میں ان کو پسند تھے۔ یی کنگ Yi-King نامی کتاب جو کنفیو شس کی جانب منسوب کی جاتی ہے اس میں تحریر ہے کہ "جو خاندان نیکی کرتا ہے وہ بے انتہا خوشیاں جمع کرے گا اور جو گھرانہ برائیوں کے درپے رہتا ہے اسے غم و افسوس سے واسطہ پڑے گا۔" ایک اہم اور صحت بخش سچ یہ ہے کہ والدین کی اچھائیاں اور برائیاں بچوں پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ کنفیو شس ادب میں جنت جہنم کا ذکر نہیں ملتا۔⁴⁴ جبکہ اسلام نے دنیا کو امتحان گاہ قرار دیا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا⁴⁵

وہ ذات جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھے اعمال کرتا ہے

والدین کی بیماری اور وفات پر طرز عمل:

کنفیو شس ازم میں اگر کسی کے والدین بیمار ہو جائیں تو اس کو مخصوص طرز عمل اختیار کرنا چاہیے۔

When his father or mother is ill, a young man who has been capped should not use his comb, nor walk with his elbows stuck out, nor speak on idle topics, nor take his lute or cithern in hand. He should not eat of different meats till his taste is changed, nor drink till his looks are changed He should not laugh so as to show his teeth, nor be angry till he breaks forth in reviling. When the ill-ness is gone, he may resume his former habits.⁴⁶

جب کسی کے ماں باپ بیمار ہو جائیں تو اس کو کنگھی نہیں کرنی چاہیے۔ نہ اس کو کسٹیوں کے بل چلنا چاہیے۔ نہ ہی اس کو فضول باتوں میں حصہ لینا چاہیے۔ اس کے وہ تب تک کھانا نہیں کھا سکتا جب تک اس کا ذائقہ تبدیل نہ ہو جائیں، اس

کو اتنا نہیں مسکرا نا چاہیے کہ اس کے دانت نظر آئیں۔ نہ ہی اتنا غصہ کرے کہ وہ کسی کی بے عزتی کر دے۔ جب اس کے والدین تندرست ہو جائیں تو، وہ اپنی سابقہ عادات دوبارہ شروع کر سکتا ہے

اس کے علاوہ اگر والدین وفات پا جائیں تو تین سال تک سوگ منانا چاہیے۔ جبکہ اسلامی تعلیمات کے مطابق سوگ تو صرف تین تک منایا جائے گا لیکن والدین کے لیے دعا ہر لمحہ اور ہر لحظہ کی جانی چاہیے۔ نہ صرف یہ بلکہ حدیث شریف کے مطابق والدین کے لیے دعا کرنے والی نیک اولاد کو ان اعمال میں گردانا گیا ہے جن کی وجہ سے انسان کو مرنے کے بعد بھی نفع حاصل ہوتا رہتا ہے۔ اسی ضمن میں حدیث نبوی ﷺ ہے:

إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ⁴⁷

انسان جب مر جاتا ہے تو اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں سوائے تین اعمال کے، صدقہ جاریہ، علم نافع اور نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔

مسئولیت انسان:

کنفیوشس ازم میں انسان مخصوص رشتوں کے معاملے میں جواب دہ ہے۔ اسلام میں انسان صرف خونی رشتوں، دولت اور اپنے دوستوں کا جواب دہ بلکہ ہر ایک معاملے میں جواب دہ ہے۔ جیسا کہ پڑوسیوں، مسکینوں اور غرباء کے بارے میں بھی جواب دہ ہے:

”يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلْ مَا أَنْفَقْتُ مِنْ خَيْرٍ فَلِلَّهِ الدِّينُ وَالْآقْرَبِينَ وَالْيَتَامَى وَالْمَسْكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ“⁴⁸

”آپ سے پوچھتے ہیں کیا چیز خرچ کریں کہہ دو کہ جو کچھ تم خرچ کرو مال سوماں باپ کے لیے اور قرابت والوں کے لئے اور یتیموں کے لئے اور محتاجوں کے لئے اور مسافروں کے لئے اور جو کچھ کرو گے تم بھلائی سودہ بے شک اللہ کو خوب معلوم ہے“

تربیت بذریعہ سزا:

کنفیوشس لوگوں کے ساتھ ادب و احترام سے بات کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ لیکن اس کا کوئی مقررہ کردہ اصول نہیں ہے۔ کنفیوشس ازم میں انسانی تربیت قانون کی سختیوں کی بجائے اخلاق سے ہونی چاہیے۔ اسلام میں وعظ و نصیحت اور مثالی کردار کے ذریعے سے اگر اصلاح نہ ہو سکے تو علماء کے مطابق بچوں اور بڑوں کے لیے حتمی اور قطعی علاج ضروری ہے۔ لیکن اصلاح و تربیت کا آغاز اللہ پاک کے اس فرمان کے مطابق ہونا چاہیے۔

أَدْخُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ⁴⁹

اے نبی اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ دعوت دو

تخلیق انسان:

کنفیو شس ازم اور اسلام کے اخلاقی متفرقات

کنفیو شس ازم ایک ایسا نظام فکر ہے جس میں ذاتی، معاشرتی، اخلاقی اور سیاسی امور پر توجہ دی جاتی ہے اور اس کی تاکید انسانی زندگی پر ہے۔ دنیا کی تمام مخلوقات میں، انسان سب سے عمدہ ہے۔ کنفیو شس ازم کے نزدیک انسان آسمان کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہے۔ اس کے علاوہ تخلیق انسانی کی تفصیلات بیان نہیں کی گئیں۔ لیکن اسلام تخلیق انسان کی مکمل تفصیلات فراہم کرتا ہے کہ کس طرح اللہ پاک نے انسان کو پیدا کیا:

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمُوتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ مَا لَكُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا شَفِيعٍ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ⁵⁰

اللہ ہے جس نے بنائے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے چھ دن کے اندر پھر قائم ہوا عرش پر کوئی نہیں تمہارا اس کے سوائے حمایتی اور نہ سفارشی پھر کیا تم دھیان نہیں کرتے
الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ طِينٍ⁵¹
جس نے خوب بنائی جو چیز بنائی اور شروع کی انسان کی پیدائش ایک کارے سے

عورت کی تعلیم و تربیت:

کنفیو شس ازم میں خاتون مخصوص طرح سے تعلیم حاصل کر سکتی ہے۔ وہ دس سال کی عمر سے گھر کے باہر نہیں نکلتی۔ اس کو معلم گھر کے خاص امور سکھاتی ہے۔ جیسا کہ کپڑے سینا، دھاگہ بنانا اور اون سے چیزیں بنانا وغیرہ شامل ہے۔ جبکہ اسلام میں مرد و عورت کے لیے تعلیم میں کوئی امتیاز نہیں ہے۔⁵²

زندگی اور موت کی حقیقت:

کنفیو شس ازم انسان کی زندگی کو خوشگوار اور لطف اندوز سمجھتا ہے اور لوگوں کو معاشرتی زندگی میں فعال طور پر حصہ لینے کی ترغیب دیتا ہے۔ انسانی زندگی خوشگوار ہے، اور موت ابدی سکون اور زندگی کا خاتمہ ہے۔ جو شخص اخلاقیات پر عمل کرتا ہے اور لوگوں کی خدمت کرتا ہے اس کی زندگی میں خوشی ہوگی۔ زندگی کا فطری انجام موت ہے:

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ⁵³

جس نے موت اور زندگی کو ایجاد کیا تاکہ تم لوگوں کو آزما کر دیکھے تم میں سے کون بہتر عمل کرنے والا ہے

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ⁵⁴

آخر کار ہر شخص کو مرنا ہے

شادی شدہ خاتون کے ساتھ میکے والوں کا رویہ:

کنفیو شس ازم میں شادی کے بعد خاتون کے ساتھ ایک مخصوص طرح کا برتاؤ کیا جاتا تھا۔ لی کی میں لکھا ہوا ہے:

When a married aunt, or sister, or daughter returns home on a visit, no brother of the family should sit with her on the same mat or eat with her from the same dish. Even the father and daughter should

not occupy the same mat.⁵⁵

جب ایک شادی شدہ پھوپھی، یا بہن، یا بیٹی گھر دورے پر واپس آ جاتی ہے تو خاندان کے بھائی ایک چٹائی پر اس کے ساتھ بیٹھ سکتا یا ایک ڈش سے اس کے ساتھ کھا سکتا ہے۔ حتیٰ کہ باپ اور بیٹی کو ایک ہی چٹائی پر قبضہ نہیں کرنا چاہئے جبکہ اسلام میں شادی شدہ پھوپھی، یا بہن، یا بیٹی کے ساتھ ایسا کوئی برتاؤ نہیں کیا جاتا۔ اسلام میں عورت کی بہت عزت کی جاتی ہے اور اس کی میزبانی میں آمد پر بہت خوشی کی جاتی ہے۔

بے جار سومات:

کنفیو شس ازم اور اسلام میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ کنفیو شس ازم میں بہت سی بے جار سومات ہیں۔ جیسا کہ بچے کی پیدائش سے لے کر وفات تک بے شمار سومات ہیں۔ کنفیو شس کہتا ہے:

"The family that has married a daughter away, does not extinguish its candles for three nights, thinking of the separation that has taken place. The family that has received the new wife for three days has no music; thinking her bridegroom is now in the place of his parents. After three months she presents herself in the ancestral temple, and is styled "The new wife that has come." A day is chosen for her to sacrifice at the shrine of her father-in-law; expressing the idea of her being now the established wife. When a wife was about to have a child, and the month of her confinement had arrived, she occupied one of the side apartments, where her husband sent twice a day to ask for her. If he were moved and came himself to ask about her ' she did not presume to see him, but made her governess dress herself and reply to him. When the child was born, the husband again sent twice a day to inquire for her. He fasted now, and did not enter the door of the side apartment. If the child were a boy, a bow was placed on the left of the door; and if a girl, a handkerchief on the right of it. After three days the child began to be carried, and some archery was practiced for a boy, but not for a girl".⁵⁶

جب بیٹی کی شادی ہوتی ہے تو بیٹی کی جدائی میں تین دن تک گھر میں روشنی نہیں کی جاتی۔ اس کے علاوہ جو خاندان نئی بہو کو لے کر آتا ہے وہ تین دن تک موسیقی نہیں سنتا یہ سوچ کر کہ اس کا دلہا اس کے والدین کی جگہ پر ہے۔ اس کے بعد شادی کے تین مہینوں کے بعد وہ اپنے آپ کو آبائی پیکل میں پیش کرتی ہے، اور اسے "نئی بیوی جو آئی ہے۔" اس کے لیے اپنے سر کے مزار پر قربانی دینے کا دن منتخب کیا گیا ہے۔ اس نے اب قائم شدہ بیوی ہونے کے خیال کا اظہار کیا۔ جب ایک بیوی کے پاس ایک بچہ پیدا ہونے والا تھا، اور جب بچے کی پیدائش کا وقت آتا ہے، تو اس نے ایک ساتھ والے اپارٹمنٹ پر بسیرا کرنا ہوتا ہے، جہاں اس کا شوہر نے دن میں دو بار اس کی خیریت طلب کرنے کے لیے آتا ہے اسے

اگر وہ حرکت میں آگیا اور خود ہی اس کے بارے میں پوچھنے آیا تو وہ اسے دیکھنے کا خیال نہیں کرتی تھی، بلکہ اس کی آیا اسے جواب دیتی تھی۔ جب بچہ پیدا ہوا، شوہر نے دن میں دو بار اس کی تفتیش کے لیے آتا۔ اس نے اب روزہ رکھا ہوتا تھا، اور ساتھ والے اپارٹمنٹ کے دروازے میں داخل نہیں ہوا تھا۔ اگر بچہ لڑکا ہوتا تو، دروازے کے بائیں طرف کمان رکھ دیا جاتا تھا۔ اور اگر کوئی لڑکی، اس کے دائیں طرف رومال۔ تین دن بعد بچے کو لے جانے کا کام شروع ہوا، اور کچھ تیر اندازی لڑکے کے لیے کی گئی، لیکن لڑکی کے لیے نہیں

قرآن نے قدیم رسوم و رواج کی مناسب اصلاح کی اور صرف ان رسوم کو باقی رکھا جو اسلام کے بنیادی تصورات سے متعارض نہ تھیں۔ چنانچہ وہ تمام رواج جو انسان کی فطرت سے مناسبت نہیں رکھتے تھے یا جو اعلیٰ اخلاقی اصولوں سے ٹکراتے تھے اور صدیوں سے عربوں کی گھٹی میں پڑے ہوئے تھے، قرآنی ثقافت نے انھیں یک قلم منسوخ کر دیا، مثلاً غم کے موقع پر بین کرنا، بال بکھیر کر چہرہ بیٹنا، ایام حج میں ستر کو ظاہر کرنا، جسم کو گودنا اور ایسا بناؤ سنگھار کرنا جس سے زینت ظاہر ہو اور نامحرموں کے لیے کشش پیدا ہو، منع فرمایا۔ قرآن نے ایسی تمام رسوم و رواج کو جاہلی راہ و رسم سے تعبیر کیا ہے:

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا⁵⁷

اپنے گھروں میں ٹک کر رہو اور سابق دور جاہلیت کی سی سج دھج نہ دکھاتی پھر و نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ اہل بیت نبی سے گندگی کو دور کرے اور تمہیں پوری طرح پاک کر دے

میاں بیوی کی ذاتی جائیداد:

کنفیو شس ازم اور اسلام میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ کنفیو شس کے ماننے والے میاں بیوی ذاتی جائیداد نہیں رکھ سکتے۔ کنفیو شس ازم میں ہے:

A son and his wife should have no private goods, nor animals, nor vessels; they should not presume to borrow from, or give anything to, another person⁵⁸

بیٹے اور اس کی بیوی کے پاس نہ تو کوئی سامان ہوگا، نہ جانور، نہ برتن۔ انہیں کسی دوسرے شخص سے قرض لینے، یا کچھ دینے کا گمان نہیں کرنا چاہئے۔

لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ⁵⁹

مردوں کے لیے ان کی کمائی سے حصہ ہے اور عورتوں کے لیے ان کی کمائی سے حصہ

نتائج:

الغرض کنفیو شس ازم اور اسلام کی تعلیمات کا موازنہ کیا جائے تو دونوں کی تعلیمات میں اساسی فرق ہے۔ کنفیو شس ازم میں تو ہم پرستی اور اخلاقیات کا نظام صرف پانچ رشتوں پر مبنی ہے۔ اس میں باقی تعلقات جیسا کہ پڑوسی، مسکینوں، کمزوروں، یتیموں کے حقوق شامل نہیں ہیں۔ اسلام ایک فطری دین ہے اور اس نے ہر ایک کے حقوق کے بارے میں بات کی ہے اور معاشرے کے کسی بھی انسان

کے ساتھ حق تلفی نہیں کی۔ انسانیت کی بنیاد پر ہر ایک سے ہمدردی اور ن مساوات کی تلقین کی گی۔ کسی کو کسی پر برتری نہیں دی گی۔ اسلام کی تعلیمات واضح ہیں۔ جبکہ کنفیوشس ازم ایک وضعی دین ہے اس میں ہر ایک رشتے میں افراط و تفریط سے کام لیا گیا ہے۔



@ 2021 by the author, this article is an open access article distributed Under the terms and conditions of the Creative Commons Attribution CC-BY <http://creativecommons.org/licenses/by/4.0/>

¹الطلاق: ۷۔

Al-Talāq: 7.

²البقرہ: ۱۴۳۔

Al-Baqrah:143.

³الفرقان: ۶۷۔

Al-Furqān: 67.

⁴James Legge, *The Doctrine of Mean* (New York: Hurd and Houghton Inc., 1970), 87.

⁵البقرہ: ۱۱۲۔

Al-Baqrah:112.

⁶التحریم: ۸۔

Al-Taḥ rīm: 8.

⁷Hong W, Yamamoto J, Chang Dong San, et al. Sex in Confucian Society. *The American Academy of Psychoanalysis* 21, no. 3 (1993): 405-419.

⁸الشوری: ۴۹۔

Al-Shūrā: 49.

⁹یوسف: ۸۔

Yūsuf: 8.

¹⁰محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح (بیروت: دار طوق النجاة، ۱۴۲۲ھ)، حدیث: ۲۵۸۷۔

Muḥ ammad bin Ismāil Bukhārī, *Al Jāmi` al-Ṣ aḥ iḥ* (Beirut: Dār Tawq al-Nijāh, 1422 AH), Ḥadīth # 2587.

¹¹ James W. Dye, *Religions of the World* (New York: Meredith Corporation, 1967), 296-297.

¹² James Legge, *The Sacred Books of China, The Texts of Confucianism* (Delhi: Atlantic Publishers and Distributors, 1990), 365-368.

¹³البقرہ: ۲۳۳۔

Al-Baqrah: 234.

¹⁴ محمد بن عیسیٰ ترمذی، السنن (بیروت: دار احیاء التراث العربی، سن)، حدیث: ۱۸۹۹۔

Muḥ ammad ibn 'Isā Al-Tirmidhī, *al-Sunan* (Beirut: Dār Ahya Al Turas Al Arabi), Ḥadīth # 1899.

¹⁵ مسلم بن حجاج القشیری، الصحیح الجامع (ریاض: دار السلام پبلشرز، ۲۰۰۷ء)، حدیث: ۲۵۴۸۔

Muslim ibn al-Ḥajjāj Al-qushayrī, *al-Ṣ aḥ iḥ* (Riyāḍ : Darussalam Publishers, 2007), Ḥadīth # 2548.

¹⁶ احمد بن شعیب النسائی، السنن (ریاض: دار السلام، ۱۹۹۹ء)، حدیث: ۳۹۳۹۔

Aḥ mad ibn Shoiab al-Nasā'ī, *Al-Sunan*, Ḥadīth # 3939.

¹⁷ James Legge, *The Sacred Books of China*, 78.

¹⁸ بخاری، الجامع الصحیح، حدیث: ۵۱۳۶۔

Bukhārī, *al-Ṣ aḥ iḥ*, Ḥadīth # 5136.

¹⁹ النساء، حدیث: ۵۱۳۸۔

Ibid, Ḥadīth # 5138.

²⁰ کنفیو شس، مکالمات کنفیو شس، مترجم: یاسر جواد (اسلام آباد: اکادمی ادبیات، ۲۰۰۶ء)، ۲۵: ۱۷۔

Confucius, *Mukālmāt e Confucius*, trans. Yasir Jawwād (Islamabad: Adabiyāt Academy, 2006), 17:25.

²¹ Paul R. Goldin, *Women in Early China: Views from the Archaeological Record* (Routledge: Handbook of Early Chinese History, 2018), 11.

²² الروم: ۲۱۔

Al-Rūm: 21.

²³ محمد بن یزید بن ماجہ القزوینی، السنن (بیروت: دار الفکر، سن)، حدیث: ۱۹۷۷۔

Muḥ ammad ibn Yazīd al-Qazwīnī ibn mājah, *Al-Sunan* (Beirut: Dār al Fekar), Ḥadīth # 1977.

²⁴ مسلم بن حجاج القشیری، الصحیح، حدیث: ۳۶۴۹۔

Muslim bin Hajjaj, *al-Ṣ aḥ iḥ*, Ḥadīth # 3649.

²⁵ النساء: ۱۳۵۔

Al-Nisā: 135.

²⁶ النساء: ۳۔

Al-Nisā: 3.

²⁷ النساء: ۱۲۹۔

Al-Nisā: 129.

²⁸You, E.S.L., *Chinese Women: Part a Parent request* (TX: Ide House Inc., 1983), 12.

See also; Xiuping Li, *An Analysis of Chinese Efl Learners' Beliefs about the Role of Rote Learning In Vocabulary Learning Strategies* (Ph.D. diss.: University of Sunderland, 2004).

²⁹Arvind Sharma, *Women in World Religion* (State University of New York Press, 1987), 144. Howard J Curzer, *Contemporary Rituals and The Confucian Tradition: A Critical Discussion*, *journal of Chinese Philosophy* 39, no.2 (2012), 300.

See also; Ruiwen Zheng, *The Relationships between Confucian Family Values and Attitudes toward Divorce in Mainland China: An Explore ce in Mainland China: An Exploratory Study* (Ph.D. diss.: 2019), 7.

³¹النساء: ۳۳۔

Al-Nisā: 34.

³²LI KI. BK. X, 458.

³³النساء: ۱۱۔

Al-Nisā: 11.

³⁴البقرہ: ۲۲۸۔

Al-Baqrah: 228.

³⁵النساء: ۷۔

Al-Nisā: 17.

³⁶الترمذی، السنن، حدیث، ۱۱۵۹۔

Al-Tirmidhī, Al-Sunan, Ḥadīth # 1159.

³⁷James Legge, *The Four Books, Analects of Confucius* (Hong Kong: The International Society, 1990) Book VII.Chap. XIX, 51., 133.

³⁸البقرہ: ۱۸۷۔

Al-Baqrah: 187.

³⁹Olga Lang, *Chinese Family and Society* (Hamden: Archon Books, 1986), 85.

⁴⁰سید ابوالاعلیٰ مودودی، حقوق زوجین (لاہور: اسلامک پبلیکیشنز، ۱۹۷۱ء)، ۳۸۔

Abul A'la Maududi, *Haqooq-e-Zojain* (Lahore, Islamic Publishers, 1972), 38

⁴¹ابو ابراہیم عزالدین محمد بن اسماعیل، التئویر شرح الجامع الصغیر (ریاض: دار السلام، ۲۰۱۱ء)، ۳: ۵۵۵۔

Abu Ibrahim 'Izz al-Din Muhammad bin Ismail, *al-tanvīr Sharah al-Jame' Al-ṣ aghīr* (Riyadh: Dār al-Salam, 2011), 555.

⁴²سید ابوالاعلیٰ مودودی، حقوق زوجین، ۳۸۔

Syed Abu Al-'ala' Maududi, *Huqūq-e-Zūjain*, 38.

⁴³النساء: ۱۹۔

Al-Nisā: 19.

⁴⁴ Collection of addresses, *Religious system of the world* (New York: Macmillan & Co, 1892), 74.

⁴⁵ الملک: ۲۔

Al-Mulk: 2.

⁴⁶ <https://www.sacred-texts.com/cfu/eoc/eoc09.htm> accessed July 16, 2021.

⁴⁷ مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح (ریاض: دار السلام، ۲۰۰۰ء)، حدیث: ۱۶۳۱۔

Muslim bin Hajjaj, Al-Şaḥīḥ, (Riyadh: Dār al-Salam, 2000), Ḥadīth#1631.

⁴⁸ البقرہ: ۲۱۵۔

Al-Baqrah: 215.

⁴⁹ النحل: ۱۲۵۔

Al-Naḥ l: 125.

⁵⁰ السجدہ: ۴۔

Al-Sajdah: 54.

⁵¹ السجدہ: ۷۔

Al-Sajdah: 7.

⁵² Collection of addresses, *Religious system of the world*, 74.

⁵³ الملک: ۲۔

Al-Mulk: 2.

⁵⁴ آل عمران: ۱۸۵۔

Āl-'Imrān: 185.

⁵⁵ The Lî Kî (The Li Chi, book of Rites), trans. James Legge, (Kessinger Publishing 2012), I. PT. III, 77.

⁵⁶ The Lî Kî, X: 472.

⁵⁷ الاحزاب: ۳۳۔

Al-Aḥ zāb: 33.

⁵⁸ The Lî Kî, X: 468.

⁵⁹ النساء: ۳۲۔

Al-Nisā: 32.